17 اپریل 1962

از عدالت الاعظمیٰ

چیف کمشنر، اجمیر
بنام
برج نواس داس

(بی پی سنہا، چیف جسٹس، پی۔ بی۔ گجیند راگڈکر، کے۔ این۔ وانچو، این۔ راجا گو پالا آئینگر اور ٹی۔ ایل۔ وینکٹا راما ائیر، جسٹسز)

سینماٹوگراف فلمیں۔ دیسی فلمیں۔ ثقافتی فلمیں۔ نمائش۔ لائسنس کی شرط۔ نوٹیفکیشن۔ بیشتر۔ سینماٹوگراف ایکٹ، 1952 (37 آف 1952)، دفعہ 12 (4)۔

جواب دہندہ ایک عوامی سینما تھیٹر میں فلموں کا نمائش کنندہ تھا۔ سینماٹوگراف ایکٹ کی دفعہ 12 (4) کے تحت تفویض کردہ اختیارات کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس میں دیگر چیزوں کے علاوہ یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ ہر پرفارمنس پر "منظور شدہ فلم" کا ایک خاص فیصد دکھایا جانا چاہئے اور یہ کہ ہندوستان میں تیار ہونے والی اور مرکزی حکومت کی طرف سے ثقافتی فلموں کے طور پر تصدیق شدہ فلموں کو "منظور شدہ فلمیں" سمجھا جائے گا۔ مدعاعلیہ کو جاری کردہ لائسنس کی شرط نمبر 22 میں نوٹیفکیشن کی مذکورہ شرائط کو کافی حد تک دوبارہ پیش کیا گیا تھا۔ مدعاعلیہ کی جانب سے "منظور شدہ فلموں" کی فراہمی کے لئے وزارت اطلاعات کو ایک مخصوص رقم ادا کرنے میں ناکامی پر وزارت نے مدعاعلیہ کو "منظور شدہ فلموں" کی مزید فراہمی روکنے کی دھمکی دی۔ اس کے بعد انہوں نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی جس کے ذریعہ انہوں نے سیکشن 12 (4)، نوٹیفکیشن اور لائسنس کی شرائط کو چیلنج کیا۔ بنیادی دلیل یہ تھی کہ دفعہ 12 (4) فلموں کی دو اقسام پر مشتمل تھا، یعنی "ثقافتی فلمیں" اور "دیسی فلمیں" اور یہ کہ یہ دونوں زمرے متبادل تھے۔ لہٰذا اس بات پر زور دیا گیا کہ چونکہ شرط نمبر 22 کے

مطابق ہندوستان میں ثقافتی فلمیں بھی بنائی جائیں اس لیے حالات خراب ہیں۔ ہائی کورٹ نے اس دفعہ کے جواز کو برقرار رکھا لیکن شرائط کو ختم کردیا۔ درخواست گزار نے ہائی کورٹ کی جانب سے دیئے گئے فٹنس سرٹیفکیٹ پر اس عدالت میں اپیل کی۔

سپریم کورٹ کے سامنے واحد سوال یہ تھا کہ کیا نوٹیفکیشن اور شرط نمبر 22 دفعہ 12(4) کی شرائط کے تحت درست ہیں۔

ان کا خیال ہے کہ 'دیسی فلموں' کے الفاظ اپنے مندرجات میں عمومی اور غیر موزوں ہیں اور ان کے عام اور تسلیم شدہ معنوں میں ثقافتی اور دیگر فلموں کو بھی شامل کرنا چاہیے۔" دیسی فلموں" کے الفاظ کو ثقافتی فلموں کے علاوہ" دیسی فلموں" کے معنی کے طور پر پڑھنا الفاظ کے سادہ اور عام معنی کو کم کرنے اور ان الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کے مترادف ہوگا جو وہاں موجود نہیں ہیں۔ عدالت اس بنیاد پر آگے بڑھے گی کہ مقننہ کا مطلب بالکل وہی ہے جو اس نے کہا تھا۔ مذکورہ نوٹیفکیشن اور شرائط نمبر 22 میں 'ہندوستان میں تیار کردہ' الفاظ کو فلموں کی پہلی قسم کے ساتھ منسلک قابلیت کے طور پر نہیں پڑھا جائے گا بلکہ دوسری زمرے کا حوالہ دیا جائے گا اور دفعہ 12(4) کے تحت مکمل طور پر تعارفی ہوگا۔

یہ نوٹیفکیشن جہاں تک یہ ضروری ہے کہ ثقافتی فلمیں ہندوستان میں تیار کی جانی چاہئیں، دفعہ 12(4) کے تحت ہے اور شرط نمبر 22 جو اس کے مطابق تیار کی گئی ہے درست ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 310 آف 1961۔

راجستھان ہائی کورٹ (جے پور بنچ) کے 14 مئی 1958 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل 1956 کی جے پور رٹ درخواست نمبر 237 میں کی گئی۔

درخواست گزاروں اور مداخلت کرنے والوں کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا ایس۔این۔سانیال، ایس۔کے۔کپور اور پی۔ڈی۔مینن شامل ہیں۔

مدعاعلیہ پیش نہیں ہوا۔

17 اپریل 1962ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس وینکٹا راما ائیر : یہ راجستھان ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل ہے، جو آئین کے آرٹیکل 133(1) کے تحت اس عدالت کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر ہے۔ مدعاعلیہ سینماٹوگراف ایکٹ، 1952 (1952 کا 37) کے تحت متعلقہ حکام کی جانب سے دیے گئے لائسنس کے تحت بیاور میں رائل ٹاکیز نامی احاطے میں فلموں کی نمائش کا کاروبار کرتا ہے۔ قانون کی دفعہ 12(4) کے تحت تفویض اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اجمیر کے چیف کمشنر نے 23 نومبر 1954 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں مواد نہ ہونے والی چیزوں کو خارج کر دیا گیا ہے۔

(1) لائسنس یافتہ سینماٹوگراف فلموں کی نمائش کو اس طرح ریگولیٹ کرے گا کہ عوام کے لئے کھلی ہر پرفارمنس پر منظور شدہ فلموں کی نمائش کی جائے، ایسی ہر پرفارمنس پر دیگر فلموں کے مقابلے میں پیش کی جانے والی منظور شدہ فلمیں اسی تناسب سے ہوں جتنی کہ ایک سے پانچ یا اس سے کم یا زیادہ ہے۔

(2) صرف ایسی فلمیں جو مرکزی حکومت کی جانب سے فلم ایڈوائزری بورڈ، بمبئی کی سابقہ منظوری کے ساتھ تصدیق شدہ ہوں، سائنسی فلمیں، تعلیمی مقاصد کے لئے بنائی گئی فلمیں، خبروں، کرنٹ واقعات یا دستاویزی فلموں سے متعلق فلمیں ان ہدایات کے مقاصد کے لئے منظور شدہ فلمیں سمجھی جائیں گی۔

یہ نوٹیفکیشن یکم دسمبر 1964 کو نافذ العمل ہوا۔ 24 نومبر 1955 کو اجمیر کے ضلع مجسٹریٹ نے ایکٹ کے تحت لائسنسنگ اتھارٹی ہونے کے ناطے مدعاعلیہ کو مذکورہ نوٹیفکیشن کے مطابق نظرثانی شدہ لائسنس کی شرائط کا بیان بھیجا۔ ہم اس اپیل میں ان میں سے دو شرائط نمبر 15 اور 22 کے بارے میں فکرمند ہیں۔ وہ ہیں، جہاں تک وہ مادی ہیں:

15۔ لائسنس یافتہ، جب بھی اور جتنی بار چیف کمشنر کی ضرورت ہو، مفت یا ایسی شرائط پر نمائش کرے گا جس کا تعین چیف کمشنر کرے، چیف کمشنر کی طرف سے فراہم کردہ فلموں اور لالٹین سلائیڈوں کی نمائش کرے گا۔

بشرطیکہ لائسنس یافتہ شخص کو کسی ایک تفریحی فلم یا لالٹین سلائیڈ پر نمائش کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی جس کی نمائش میں پندرہ منٹ سے زیادہ کا وقت لگے گا یا فلم یا سلائڈز کی نمائش میں اس وقت تک اس وقت تک لگا جب تک کہ وہ تفریح سے کم از کم چوبیس گھنٹے پہلے اس کے پاس نہ پہنچائی جائیں جس پر انہیں دکھایا جانا ہے۔

22۔ (الف) لائسنس یافتہ شخص سنیماٹوگراف فلموں کی نمائش کو اس طرح ریگولیٹ کرے گا کہ عوام کے لیے کھلی ہر پرفارمنس پر منظور شدہ فلموں کی نمائش کی جائے، ایسی ہر پرفارمنس پر دیگر فلموں کے مقابلے میں پیش کی جانے والی منظور شدہ فلمیں اسی تناسب سے ہوں جتنی کہ ایک سے پانچ یا اس سے کم یا زیادہ ہو۔

(ب) ہندوستان میں بننے والی ایسی فلمیں جو فلم ایڈوائزری بورڈ، بمبئی کی سابقہ منظوری کے ساتھ مرکزی حکومت کی طرف سے تصدیق شدہ ہوں، سائنسی فلمیں ہوں، تعلیمی مقاصد کے لئے بنائی گئی فلمیں، خبروں، کرنٹ واقعات یا دستاویزی فلموں سے متعلق فلمیں ان ہدایات کے مقاصد کے لئے منظور شدہ فلمیں سمجھی جائیں گی۔

25 جولائی 1956 کو حکومت ہند کی وزارت اطلاعات ونشریات کے فلم ڈویژن نے مدعا علیہ سے 3 مارچ 1956 سے 5 اگست 1956 کی مدت کے دوران منظور شدہ فلموں کی فراہمی کی وجہ سے 274/1 روپے کی رقم کا مطالبہ کیا اور انہیں مزید مطلع کیا کہ اگر مذکورہ مطالبہ پر عمل نہیں کیا گیا تو منظور شدہ فلموں کی مزید فراہمی روک دی جائے گی۔ مدعا علیہ نے اس بنیاد پر رقم کی ادائیگی کی ذمہ داری سے اختلاف کیا کہ سپلائی اس کے ذریعہ کیے گئے کسی معاہدے کی تعمیل میں نہیں بلکہ حکومت کی طرف سے رضا کارانہ طور پر کی گئی تھی۔ اس کے بعد ایک خط وکتابت ہوئی اور آخر کار مدعا علیہ کو بتایا گیا کہ اگر رقم طلب کے مطابق ادا نہیں کی گئی تو منظور شدہ فلموں کی مزید فراہمی روک دی جائے گی اور لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد انہوں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن دائر کی، جس میں سے یہ موجودہ اپیل اجمیر کے جوڈیشل کمشنر کی

عدالت میں دائر کی گئی، جس میں ایکٹ کی دفعہ 12(4)، اس کے تحت جاری 23 نومبر 1954 کے نوٹیفکیشن اور اس کے مطابق لائسنس میں شرائط نمبر 15 اور 22 شامل کرنے کو چیلنج کیا گیا۔ راجستھان ہائی کورٹ کی ایک بینچ نے عرضی کی سماعت کی، جس میں اسے ریاستوں کی تنظیم نو ایکٹ، 1956 کی دفعات کے تحت منتقل کیا گیا تھا، اور 14 مئی، 1958 کے اپنے فیصلے کے ذریعہ فاضل ججوں نے دفعہ 12(4) کے جواز کو برقرار رکھا، لیکن قانون کی دفعہ 12(4) کے تحت مجاز نہ ہونے کی وجہ سے متنازعہ شرائط نمبر 15 اور 22 کو خارج کر دیا۔ یہ اس فیصلے کے خلاف ہے کہ حکومت کی جانب سے سرٹیفکیٹ پر موجودہ اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

ہمارے سامنے درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نے ہائی کورٹ کے فیصلے کی صداقت کو چیلنج نہیں کیا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ شرط نمبر 15 درست نہیں ہے، لیکن انہوں نے دلیل دی کہ فاضل ججوں کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ شرط نمبر 22 ایکٹ کی دفعہ 12(4) کے تحت مجاز نہیں ہے۔ لہٰذا اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا واحد نکتہ یہ ہے کہ آیا 23 نومبر 1954 کا نوٹیفکیشن دفعہ 12(4) کی شرائط کے اندر ہے یا نہیں۔ اگر ایسا ہے تو شرط نمبر 22 جو اس پر عمل کرتی ہے درست ہے۔ اگر نہیں، تو نوٹیفکیشن اور شرط دونوں کو الٹرا وائرس کے طور پر ختم کیا جانا چاہئے۔

ایکٹ کی دفعہ 12(4) درج ذیل ہے:

مرکزی حکومت وقتاً فوقتاً کسی بھی فلم یا کسی بھی قسم کی فلموں کی نمائش کو ریگولیٹ کرنے کے مقصد سے عام طور پر لائسنس یافتہ افراد یا خاص طور پر کسی بھی لائسنس یافتہ کو ہدایات جاری کر سکتی ہے تاکہ سائنسی فلمیں، تعلیمی مقاصد کے لئے فلمیں، خبروں اور حالات حاضرہ سے متعلق فلمیں، دستاویزی فلمیں یا دیسی فلمیں مناسب جگہ حاصل کر سکیں۔ نمائش کا موقع، اور جہاں ایسی کوئی ہدایات جاری کی گئی ہیں وہ ہدایات اضافی شرائط اور پابندیاں سمجھی جائیں گی جن کے تحت لائسنس؛ اجازت دے دی گئی ہے۔

یہ دیکھا جائے گا کہ فلموں کی دو اقسام پر مشتمل ہے، ایک سائنسی فلموں پر مشتمل ہے، تعلیمی مقاصد کے لئے فلمیں، خبروں اور موجودہ واقعات سے متعلق فلمیں اور دستاویزی فلمیں یا مختصر طور پر 'ثقافتی فلمیں' کہا جا سکتا ہے،

اور دوسری 'دیسی فلمیں' پر مشتمل ہے۔ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کی رائے تھی کہ یہ دونوں زمرے متبادل ہیں جیسا کہ متضاد" یا" کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں یہ شق کہ ہندوستان میں ثقافتی فلمیں بنائی جانی چاہئیں، کیٹیگری نمبر 1 میں ایک پابندی متعارف کروانا تھا جو قانون کے ذریعہ مجاز نہیں ہے، اور اس کے نتیجے میں شرط نمبر 22 میں" ہندوستان میں تیار کردہ" الفاظ غیر مجاز اور غیر قانونی تھے۔

یہ نظریہ ہمارے لئے اپنے آپ کی تعریف نہیں کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ قانون سازی فلموں کو دو زمروں میں درجہ بندی کرتی ہے لیکن ہم انہیں باہمی طور پر خصوصی نہیں پڑھتے ہیں۔" دیسی فلمیں" کے الفاظ ان کے مندرجات میں عام اور غیر موزوں ہیں، اور ان کے عام اور قبول شدہ معنی میں ثقافتی کے ساتھ ساتھ دیگر فلموں کو بھی شامل کرنا چاہئے۔ اگر فلموں کی دو اقسام کو باہمی طور پر مخصوص سمجھا جانا ہے تو ہمیں" دیسی فلموں" کے الفاظ کو" ثقافتی فلموں کے علاوہ دیسی فلموں" کے معنی کے طور پر پڑھنا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ الفاظ کے سادہ اور عام فہم کو کم کر دیا جائے، اور ان الفاظ کو قانون سازی میں شامل کیا جائے جو وہاں موجود نہیں ہیں۔ اگر یہ ممکن ہو تو اس طرح کی تعمیر سے گریز کیا جانا چاہئے۔ ہمیں اس بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے کہ مقننہ کا مطلب بالکل وہی تھا جو اس نے کہا تھا۔

اس نتیجے کو اس وقت مزید تقویت ملتی ہے جب قانون سازی کے پیچھے کی پالیسی کا حوالہ دیا جاتا ہے، جس کا مقصد فلموں کی دو اقسام (1) ثقافتی اور (2) دیسی فلموں کی نمائش کی حوصلہ افزائی کرنا ہے، اور جہاں تک دیسی فلموں کا تعلق ہے، وہ ثقافتی فلمیں ہو سکتی ہیں یا نہیں ہو سکتی ہیں۔ اس نظریے کے مطابق مذکورہ نوٹیفیکیشن میں' ہندوستان میں تیار کردہ' الفاظ اور شرائط نمبر 22 کو فلموں کی پہلی کیٹیگری میں شامل قابلیت کے طور پر نہیں پڑھا جائے گا، بلکہ دوسری کیٹیگری کے حوالے سے پڑھا جائے گا، اور دفعہ 12 (4) کے تحت مکمل طور پر انفرا وائرس ہوگا۔ اس کے مطابق ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ 23 نومبر 1954 کا نوٹیفکیشن جہاں تک اس کے مطابق ہندوستان میں ثقافتی فلمیں بنانے کی ضرورت ہے، دفعہ 12 (4) کے اندر ہے اور شرط نمبر 22 جو اس کے مطابق تیار کی گئی ہے، درست ہے۔ مندرجہ ذیل عدالت کے حکم میں اس حد تک ترمیم کی جائے گی۔ چونکہ مدعا علیہ پیش نہیں ہوتا ہے، لہٰذا اس عدالت میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

آرڈر میں ترمیم کی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 15:12
I am the author of this document